

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1997 ایس یو پی پی 3 ایس سی آر

این۔ ایس۔ ایم۔ احمد جمالیہ بیوی

بنام۔

ڈی۔ این۔ شاہ

30 جولائی 1997

سجاتا۔ وی۔ منوہر اور ڈی۔ پی۔ وادھوا، جسٹسز

تمل ناڈو بلڈنگز (لیز اینڈ رینٹ کنٹرول) ایکٹ، 1960۔

دفعہ (i) (2) 10، دفعہ (1) 11 اور (4) اور دفعہ 25۔ کرایہ دار۔ کرایہ کی عدم ادائیگی۔ بے دخلی کی کارروائی کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے یا صرف کرایہ کے بقایا جات کی ادائیگی/جمع پر اپیل کو ترجیح دی جاسکتی ہے۔ ایسا کرنے میں ناکامی۔ بے دخلی کا حکم جب تک کہ اس کے برعکس کافی وجہ نہ دکھائی جائے۔ کافی وجہ دکھائے بغیر مستقل کوتاہی۔ منعقد، بے دخلی کے لیے ذمہ دار۔ کوتاہی کے لیے ہمدرد تحفظات کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔ قانون کی واضح دفعات کے پیش نظر مساوی تحفظات کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

دفعہ (6) 2 "زمیندار"۔ کرایہ دار شامل ہے جو ذیلی کرایہ دار ہے۔

اپیل کنندہ نے اسے ذیلی کرایہ کرنے کی اجازت کے ساتھ اپنے احاطے کو چھوڑ دیا۔ ستمبر 1990 سے، مدعا علیہ نے کرایہ کی ادائیگی میں کوتاہی کا ارتکاب کیا۔ اپیل کنندہ نے 23 ستمبر 1991 کو مدعا علیہ کو مطالبے کا نوٹس پیش کیا۔ قانون کی دفعہ (i) (2) 10 کے تحت بے دخلی کی کارروائی شروع کی گئی تھی اور کرایہ کنٹرولر کے ذریعے 31 جولائی 1992 کو ایک طرف سے بے دخلی کا حکم منظور کیا گیا تھا۔ مدعا علیہ کی درخواست پر بے دخلی کا حکم منسوخ کر دیا گیا۔ کرایہ کنٹرولر کے سامنے اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کردہ دفعہ (4) 11 کے تحت قبضے کا مقدمہ خارج کر دیا گیا۔ اپیلٹ اتھارٹی نے مدعا علیہ کو ایک ماہ کے اندر بقایا رقم جمع کرنے کی ہدایت کی جس میں ناکام ہونے پر بے دخلی کا حکم منظور کیا جائے گا۔ مدعا علیہ نے عدالت عالیہ کے سامنے نظر ثانی کی جس نے بقایا جات کی ادائیگی کے لیے 6 ہفتوں کا وقت دیا جس میں ناکام ہونے پر خود بخود خالی ہو جائے گی۔ مدعا علیہ نے کوتاہی کی۔ اپیل کنندہ نے کرایہ کنٹرولر کو منتقل کیا اور بے دخلی کا حکم منظور کیا گیا۔ عدالت عالیہ کے سامنے مدعا علیہ کی طرف سے لی گئی دو درخواستیں یہ تھیں: (1) کہ اپنی بیٹی کی شادی کی

وجہ سے وہ کرایہ ادا کرنے سے قاصر تھا اور (2) جولائی 1992 سے ذیلی کرایہ دار نے براہ راست اپیل گزار کو کرایہ ادا کیا تھا۔ عدالت عالیہ نے بقایا جات کی ادائیگی کے لیے مزید دو ہفتوں کا وقت دیا اور ایکٹ کی دفعہ (4) 11 کے ساتھ ساتھ بے دخلی کی کارروائی کے تحت حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ لہذا اپیل کنندہ - زمیندار کی طرف سے یہ اپیل -

اپیل کی اجازت دینا اور عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، یہ عدالت منعقد 1. مدعا علیہ کی طرف سے کی گئی درخواستیں اس کے مسلسل کوتاہی کے لیے "کافی وجہ" نہیں بنتیں۔ یہ کہ کرایہ دار اپنی بیٹی کی شادی کی وجہ سے مالی انتظام نہیں کر سکا، مکان مالک کو اس کے واجب الادا سے انکار کرنے کی بنیاد نہیں ہو سکتی۔ اگر ذیلی کرایہ دار خود مدعا علیہ/کرایہ دار کو کرایہ کی ادائیگی میں ناکام ہو جاتے تو وہ ان کے خلاف ریٹ کنٹرول ایکٹ کے تحت کارروائی کر سکتا تھا۔ موجودہ معاملے کی طرح مساوی تحفظات کی کوئی جگہ نہیں ہے اور وہ بھی قانون کی واضح شق کے پیش نظر - (178-بی-سی)

2. اگرچہ ریٹ کنٹرول ایکٹ کرایہ دار کو بے دخلی سے بچاتا ہے اور یہ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ سے علیحدگی ہے، لیکن یہ کرایہ دار کا پابند فرض ہے کہ وہ مکان مالک کو باقاعدگی سے کرایہ ادا کرے اور نادمند نہ ہو۔ (178-سی)

3. کرایہ دار کو کرایہ جمع کرنے کے لیے وقت دینے میں عدالت عالیہ یقینی طور پر غلطی پر تھی۔ اس نے اپنے دائرہ اختیار کو مناسب طریقے سے استعمال نہیں کیا جیسا کہ تمل ناڈو ریٹ کنٹرول ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت تصور کیا گیا ہے۔ (178-سی-ڈی)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 5185-
1994 کے سی آر پی نمبر 3700 میں مدراس عدالت عالیہ کے 9.7.96 کے فیصلے اور حکم سے۔
ایم۔ سندر اور (آر۔ سدھیندر) راجیش کمار کے لیے، اپیل کنندہ کے لیے
جواب دہندہ کے لیے راجو راجندر ن اور آر۔ اے۔ پیروٹل۔
عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا
ڈی۔ پی۔ وادھوا، جسٹس۔ اجازت دی گئی۔

اپیل کنندہ زمیندار ہے۔ وہ مدراس عدالت عالیہ کے 9 جولائی 1996 کے حکم سے ناراض ہیں جس میں مدعا علیہ کرایہ دار کو تمل ناڈو بلڈنگز (لیز اینڈ ریٹ کنٹرول) ایکٹ، 1960 (مختصر طور پر، 'ایکٹ') کی دفعہ 11 کی ذیلی دفعہ (1) کی دفعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس کی طرف سے مسلسل ڈیفالٹ کے

باوجود کرایہ جمع کرنے کے لیے مزید وقت دیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ نمبر 145 لنگنی چٹی اسٹریٹ، مدراس والی جائیداد کا مالک اور زمیندار ہے۔ اس نے وہی مدعا علیہ کو ماہانہ 4500 روپے کرایہ پر دے دیا، اسی کو سبلیٹ کرنے کی اجازت کے ساتھ۔ احاطہ چار آزاد دکانوں پر مشتمل ہے۔ اپیل کنندہ کا کہنا ہے کہ مدعا علیہ ان دکانوں سے بہت زیادہ کرایہ وصول کر رہا ہے جن کا سبلیٹ وہی ہے۔ ایک دکان کے سلسلے میں یہ ریکارڈ پر آیا ہے کہ مدعا علیہ کرایہ کے طور پر 3000 روپے ماہانہ وصول کر رہا ہے۔ چونکہ مدعا علیہ نے ستمبر 1990 سے کرایہ کی ادائیگی میں کوتاہی کا ارتکاب کیا تھا، لہذا اپیل کنندہ نے اس پر 23 ستمبر 1991 کو ایک نوٹس جاری کیا جس میں اس نے یکم ستمبر 1990 سے 31 اگست 1991 تک کی مدت کے لیے 54,000 روپے کا کرایہ مانگا۔ مدعا علیہ کو بتایا گیا کہ اگر وہ کرایہ ادا کرنے میں ناکام رہا تو اس کے خلاف بے دخلی کی کارروائی شروع کی جائے گی۔ نوٹس کے باوجود، مدعا علیہ نے کرایہ ادا نہیں کیا جس کی وجہ سے اپیل کنندہ ایکٹ کی دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (i) کے تحت اپنی بے دخلی کے لیے کارروائی دائر کرنے پر مجبور ہوا۔ یہ اکتوبر 1991 کی بات تھی۔ مدعا علیہ کو بے دخلی کی کارروائی دائر کرنے کا نوٹس جاری کیا گیا۔ وہ اس کا جواب دینے میں ناکام رہا اور کرایہ کنٹرولر نے اس کے خلاف 31 جولائی 1992 کو بے دخلی کا ایکٹ کی دفعہ 10 کی طرف سے منظور کیا۔ تاہم 22 اگست 1992 کو مدعا علیہ کی طرف سے دائر درخواست پر بے دخلی کا ایکٹ کی دفعہ 10 کی طرف سے خارج کر دیا گیا۔ کرایہ کی ادائیگی میں کوتاہی کی بنیاد پر ان کارروائیوں کے زیر التواء ہونے کے باوجود مدعا علیہ نے ایکٹ کی دفعہ (1) کی 11 توضیحات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی کرایہ ادا نہیں کیا۔ لہذا اپیل کنندہ نے ایکٹ کی دفعہ 11 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت درخواست دائر کی جس میں درخواست کی گئی کہ اسے مقدمے کے احاطے کے قبضے میں رکھا جائے۔

اس مرحلے پر ہم ایکٹ کی متعلقہ توضیحات طے کر سکتے ہیں۔

10. "کرایہ دار کی بے دخلی۔

(1)-----

(2) ایک مکان مالک جو اپنے کرایہ دار کو بے دخل کرنا چاہتا ہے، اس سلسلے میں ہدایت کے لیے کنٹرولر کو درخواست دے گا۔ اگر کنٹرولر کرایہ دار کو درخواست کے خلاف وجہ بتانے کا معقول موقع دینے کے بعد مطمئن ہو جاتا ہے۔

(i) کہ کرایہ دار نے اپنے مکان مالک کے ساتھ کرایہ داری کے قرارداد میں طے شدہ وقت کی میعاد ختم ہونے کے پندرہ دن کے اندر یا اس طرح کے کسی قرارداد کی عدم موجودگی میں عمارت کے سلسلے میں اپنے

واجب الادا کرایہ کی ادائیگی یا ٹینڈر نہیں کیا ہے، اس کے اگلے مہینے کے آخری دن تک جس کے لیے کرایہ قابل ادائیگی ہے، یا

کنٹرولر کرایہ دار کو مکان مالک کو عمارت کے قبضے میں رکھنے کا حکم دے گا اور اگر کنٹرولر اتنا مطمئن نہیں ہے تو وہ درخواست کو مسترد کرنے کا حکم دے گا:

بشرطیکہ ایکٹ کی دفعہ 11 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (i) کے تحت آنے والی کسی بھی صورت میں کنٹرولر مطمئن ہو کہ کرایہ دار کا کرایہ ادا کرنے یا ٹینڈر کرایہ ادا کرنے میں نا دہندہ جان بوجھ کر نہیں تھا، وہ دفعہ 11 میں کسی بھی چیز کے باوجود، کرایہ دار کو اس طرح کی ادائیگی یا ٹینڈر کی تاریخ تک مکان مالک کو واجب الادا کرایہ ادا کرنے یا ٹینڈر کرنے کے لیے پندرہ دن سے زیادہ معقول وقت دے سکتا ہے اور اس طرح کی ادائیگی یا ٹینڈر پر درخواست مسترد کر دی جائے گی۔

وضاحت۔۔ اس ذیلی دفعہ کے مقصد کے لیے، کرایہ ادا کرنے یا ٹینڈر کرایہ میں کوتاہی کو جان بوجھ کر سمجھا جائے گا، اگر کرایہ دار کی طرف سے کرایہ کی ادائیگی یا ٹینڈر میں کوتاہی کرایہ کا دعویٰ کرنے والے مکان مالک کی طرف سے دو ماہ کا نوٹس جاری ہونے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔

دفعہ 11۔ بے دخلی کی کارروائی کے زیر التواء ہونے کے دوران کرایہ کی ادائیگی یا جمع کرانا۔ (1) کوئی کرایہ دار جس کے خلاف مکان مالک کی طرف سے دفعہ 10 کے تحت بے دخلی کی درخواست دی گئی ہو، اس دفعہ کے تحت کنٹرولر کے سامنے درخواست کا مقابلہ کرنے یا درخواست پر کنٹرولر کے کسی حکم کے خلاف دفعہ 23 کے تحت کسی اپیل کو ترجیح دینے کا حقدار نہیں ہوگا، جب تک کہ اس نے مکان مالک کو ادائیگی یا ادائیگی نہ کر دی ہو، یا کنٹرولر یا اپیلٹ اتھارٹی کے پاس، جیسا بھی معاملہ ہو، ادائیگی یا جمع کی تاریخ تک عمارت کے سلسلے میں واجب الادا کرایہ کے تمام بقایا جات جمع کر لیے ہوں، اور کنٹرولر یا اپیلٹ اتھارٹی کے سامنے کارروائی کے خاتمے تک عمارت کے حوالے سے کوئی بھی کرایہ ادا کرنا یا جمع کرنا جاری رکھے، جیسا کہ معاملہ ہو سکتا ہے

(2)

(3)

(4) اگر کوئی کرایہ دار مذکورہ بالا کرایہ ادا کرنے یا جمع کرنے میں ناکام رہتا ہے، تو کنٹرولر یا اپیلٹ اتھارٹی، جیسا بھی معاملہ ہو، جب تک کہ کرایہ دار اس کے برعکس کافی وجہ نہ دکھائے، مزید تمام کارروائیاں روک دے گا اور کرایہ دار کو عمارت کے مالک مکان کو قبضے میں رکھنے کی ہدایت کرنے کا حکم دے گا۔

ہم یہ بھی نوٹ کر سکتے ہیں کہ ایکٹ کے دفعہ 2 کی شق (6) کی وضاحت کے تحت جو زمیندار کی وضاحت کرتا ہے، ایک کرایہ دار جو ذیلی کرایہ دار ہے، ذیلی کرایہ دار کے سلسلے میں ایکٹ کے معنی میں زمیندار سمجھا جائے گا۔ دفعہ 23 میں اپیلٹ اتھارٹی کو اپیل کرنے کا التزام ہے۔ دفعہ 25 کے تحت ایک نظر ثانی عدالت عالیہ کے پاس ہے۔ یہ اپیلٹ اتھارٹی کے حکم سے متاثر کسی بھی شخص کی درخواست پر، اپیلٹ اتھارٹی کے ریکارڈ کا مطالبہ اور جانچ کر سکتا ہے، تاکہ اس طرح کی کارروائی کی باقاعدگی یا اس میں منظور کیے گئے کسی فیصلے یا حکم کی درستگی، قانونی حیثیت یا ملکیت کے بارے میں خود کو مطمئن کیا جاسکے اور اگر کسی بھی صورت میں، یہ عدالت عالیہ کے سامنے ظاہر ہوتا ہے کہ اس طرح کے کسی فیصلے یا حکم میں ترمیم، منسوخی، الٹ یا دوبارہ غور کے لیے بھیج دیا جانا چاہیے، تو وہ اسی کے مطابق حکم منظور کر سکتا ہے۔ دفعہ 26 کے تحت ایکٹ کے تحت دیا گیا حکم ذیلی کرایہ داروں پر بھی پابند ہے۔

واقعات کے بیان پر واپس آتے ہوئے، دفعہ (4) 11 کے تحت دائر اپیل کنندہ کی درخواست کو کرایہ کنٹرولر نے جولائی 1993 میں منظور کردہ حکم کے ذریعے مسترد کر دیا تھا۔ اپیل کنندہ نے کرایہ کنٹرولر اپیلٹ اتھارٹی میں اپیل دائر کی اور اسی اپیل کو 12 ستمبر 1994 کے حکم نامے کے ذریعے منظور کیا گیا۔ اپیلٹ اتھارٹی نے مدعا علیہ کو ایک ماہ کے اندر کرایے کے تمام بقایا جات جمع کرنے کی ہدایت کی جس میں ناکام ہونے پر بے دخلی کا حکم جاری کیا جائے گا۔ اس حکم کے خلاف، مدعا علیہ نے عدالت عالیہ کے سامنے نظر ثانی کی اور بے دخلی کی درخواست میں مزید تمام کارروائیوں پر عبوری روک لگانے کی درخواست کی۔ عدالت عالیہ نے 27 ستمبر 1995 کے حکم کے ذریعے مدعا علیہ کو حکم دیا کہ وہ حکم کی تاریخ سے چھ ہفتوں کی مدت کے اندر 1 ستمبر 1990 سے 31 جولائی 1992 تک کرایہ کے تمام بقایا جات 23 ماہ کے لیے کرایہ کے طور پر جمع کرے۔ یہ ذکر کیا گیا تھا کہ مدعا علیہ کے مذکورہ بالا کرایہ جمع کرنے میں ناکام ہونے پر دی گئی روک خود بخود خالی ہو جائے گی۔ ایک بار پھر مدعا علیہ نے کوتاہی کا ارتکاب کیا اور عدالت عالیہ کے 27 ستمبر 1995 کے حکم کے مطابق کرایہ جمع نہیں کیا۔ اس لیے اپیل کنندہ نے دوبارہ کرایہ کنٹرولر سے رابطہ کیا کیونکہ مدعا علیہ کے خلاف بے دخلی کا حکم منظور کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔ کرایہ کنٹرولر نے خود کو مطمئن کرنے کے بعد کہ عدالت عالیہ کا حکم عدم تعمیل کی وجہ سے کام کر گیا تھا، مدعا علیہ کے خلاف بے دخلی کا حکم منظور کیا۔ اس حکم کے خلاف مدعا علیہ نے اپیلٹ اتھارٹی کے سامنے اپیل دائر کی جسے مسترد کر دیا گیا۔ اس کے بعد مدعا علیہ نے اپنے خلاف جاری کردہ بے دخلی کے حکم کے مطابق مزید تمام کارروائیوں کو روکنے کی درخواست کے ساتھ عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔

ان تمام سالوں میں مدعا علیہ نے اپیل گزار کو کوئی کرایہ ادا نہیں کیا اور مسلسل کوتاہی کا ارتکاب کیا۔ عدالت عالیہ نے تنازعہ حکم کے ذریعے مدعا علیہ کو مزید وقت دیا اور اب اسے 1,10,100 روپے کرایہ کے بقایا جات کے لیے آرڈر کی تاریخ سے دو ہفتوں کے اندر جو کہ 9 جولائی 1994 ہے ادا کرنے کی آزادی دی۔ تنازعہ حکم میں عدالت عالیہ نے محسوس کیا کہ "کرایہ دار کے وکیل نے نمائندگی کی کہ ناقابل تلافی حالات کی وجہ سے کرایہ دار اس عدالت کے منظور کردہ مشروط حکم کی تعمیل نہیں کر سکا اور اگر وقت دیا گیا تو وہ رقم ادا کرے گا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ حکم کی تعمیل کے لیے تیار اور تیار رہتا ہے۔" اس نمائندگی پر غور کرنے پر عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کو وقت دیا۔ حکم کا کارگزر حصہ درج ذیل ہے:

"کرایہ دار کے وکیل کی طرف سے کی گئی نمائندگی پر غور کرتے ہوئے، میرا خیال ہے کہ آخر کار اسے کرایہ کے بقایا ادا کرنے کا موقع دیا جاسکتا ہے تاکہ مدعا علیہ/زمیندار کو بھی اس سے فائدہ ہو، کیونکہ اسے رقم مل رہی ہے۔ اگرچہ دیوانی نظر ثانی درخواست میں کوئی میرٹ نہیں ہے، چونکہ کرایہ دار کو موقع دیا جا رہا ہے، میں نے نچلی عدالت کے حکم کو اس شرط پر خارج کر دیا ہے کہ سول ریویژن پٹیشن میں درخواست گزار آج دو ہفتوں کے اندر نقد یا ڈیمانڈ ڈرافٹ کے ذریعے مدعا علیہ کو کرایہ کے بقایا جات کے لیے 1,10,100 روپے کی رقم ادا کرے گا، جس میں ناکام ہونے پر سول ریویژن پٹیشن خود بخود مسترد ہو جائے گی اور درخواست گزار مزید توسیع کی درخواست کرنے کا حقدار نہیں ہوگا۔ دیوانی نظر ثانی درخواست کا حکم اسی کے مطابق دیا جاتا ہے۔"

ایسا لگتا ہے کہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوگی کہ عدالت عالیہ نے خود کو غلط سمت دی اور صوابدید کا مناسب استعمال نہیں کیا۔ اس حقیقت کے باوجود کہ عدالت عالیہ نے پایا کہ کرایہ دار کی طرف سے دائر سول ریویژن پٹیشن میں کوئی میرٹ نہیں ہے پھر بھی اس نے کرایہ دار کو کرایہ جمع کرنے کے لیے مزید وقت دیا یہاں تک کہ 27 ستمبر 1995 کے اپنے پہلے حکم میں ترمیم کرتے ہوئے کرایہ دار کو 1,03,500 روپے ادا کرنے کی ضرورت تھی اور اب اسے 1,10,100 روپے ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ جب ان دونوں تاریخوں کے درمیان دس ماہ گزر چکے تھے، ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ متعلقہ تحفظات کیا تھے جس کی وجہ سے عدالت عالیہ کرایہ دار کو مزید وقت دے رہی تھی۔ کرایہ دار نے دو درخواستیں کی تھیں: (1) کہ اپنی بیٹی کی شادی کی وجہ سے وہ کرایہ ادا کرنے کا انتظام نہیں کر سکے اور (2) کہ جولائی 1992 کے بعد ذیلی کرایہ دار نے براہ راست اپیل گزار کو کرایہ ادا کر دیا تھا۔ ان دونوں درخواستوں کا کوئی اثر نہیں ہے۔ یہ کہ کرایہ دار اپنی بیٹی کی شادی کی وجہ سے مالی انتظام نہیں کر سکتا تھا، مکان مالک کو اس کے واجب الادا کرایہ سے

انکار کرنے کی بنیاد نہیں ہو سکتی جب کہ کرایہ دار خود ذیلی کرایہ داروں سے کرایہ وصول کر رہا تھا اور اگر ذیلی کرایہ دار نے خود مدعا علیہ کو کرایہ کی ادائیگی میں غلطی کی ہوتی تو وہ قانون کے تحت ان کے خلاف کارروائی کر سکتا تھا۔ موجودہ جیسے معاملے میں مساوی غور و فکر کی کوئی جگہ نہیں ہے اور وہ بھی قانون کی واضح شق کے پیش نظر۔ اگرچہ یہ ایکٹ کرایہ دار کو بے دخلی سے بچاتا ہے اور یہ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ سے علیحدگی ہے، لیکن یہ کرایہ دار کا پابند فرض ہے کہ وہ مکان مالک کو باقاعدگی سے کرایہ ادا کرے اور کوتاہی نہ کرے۔ مدعا علیہ کی طرف سے کوئی کافی وجہ نہیں دکھائی گئی کہ وہ حکم کے مطابق کرایہ ادا کرنے یا جمع کرنے میں کیوں ناکام رہا۔ جولائی 1992 سے پہلے کا کرایہ بھی ادا نہیں کیا گیا تھا۔ کرایہ دار کو کرایہ جمع کرنے کے لیے وقت دینے میں عدالت عالیہ یقینی طور پر غلطی پر تھی۔ اس نے اپنے دائرہ اختیار کو مناسب طریقے سے استعمال نہیں کیا جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت تصور کیا گیا ہے۔

ہم یہ بھی نوٹ کر سکتے ہیں کہ عدالت عالیہ کے سامنے جس حکم کے خلاف نظر ثانی دائر کی گئی تھی وہ ایکٹ کی دفعہ 11 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت منظور کیا گیا تھا لیکن عدالت عالیہ نے نہ صرف اس حکم کو کالعدم قرار دیا بلکہ متنازعہ حکم کے ذریعے بے دخلی کی کارروائی کو بھی مسترد کر دیا جو ہمارے خیال میں واضح طور پر غلط ہے۔

لہذا ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں، عدالت عالیہ کے متنازعہ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور کرایہ کنٹرولر اور اپیلٹ اتھارٹی کے حکم کو بحال کریں گے۔ بنا خراجات کے۔
ایس۔ ایچ۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔